© rasailojaraid.com

تنزیل و تاویل

تفسیر آیہ مَاکَانَ لِنَبِیٍّ اَنْ یَّکُوْنَ لَہٗ اَسْرٰی

(از جناب مولنا داؤد اکبر صاحب اصلاحی)

ایک استفسار کے جواب میں آیات مَا کَانَ لِنَبِیٍّ اَنْ یَّکُوْنَ لَہٗ اَسْرٰی حَتّٰی یُثْخِنَ فِی الْاَرْضِ تُرِیْدُوْنَ عَرَضَ الدُّنْیَا وَاللّٰہُ یُرِیْدُ الْاٰخِرَۃَ وَاللّٰہُ عَزِیْزٌ حَکِیْمٌ۔ لَوْلَا کِتٰبٌ مِّنَ اللّٰہِ سَبَقَ لَمَسَّکُمْ فِیْمَا اَخَذْتُمْ عَذَابٌ عَظِیْمٌ کی جو تاویل ہم نے رسالہ ترجمان القرآن بابتہ شوال ۱۳۵۵ھ میں اختیار کی تھی مولانا ابوالاعلیٰ صاحب کو اس سے اتفاق نہیں چنانچہ مولنا نے آخر میں اپنی تحقیق بھی درج فرمادی ہے، ہم نے مولنا کی تحقیق کو بار بار پڑھا، اور ہر مرتبہ اسی نتیجہ پر پہنچے کہ مولنا کے سامنے ہماری تاویل کے قبول کرنے میں اصلی دقت خطاب کی ہے اس لیے آج ہم قرآن پاک کے طریقہ خطاب سے بحث کریں گے اور اگر ضرورت ہوئی تو مولنا نے ابن عباس اور دیگر مفسرین کی جو تصریح پیش کی ہے اس سے بھی بحث کریں گے۔

مجھے اپنی تاویل پر اصرار نہیں ہے اس لیے اس پر جو کچھ بھی لکھوں گا طالبعلمانہ لکھوں گا اور مقصود تحقیق مسئلہ ہوگا نہ کہ بحث و مناظرہ اس لیے کہ مناظرہ سے آج تک کوئی مسئلہ طے نہیں ہوا ہے۔ مولانا نے خطاب کی حسب ذیل زحمتوں کو پیش کرکے میری تاویل کی تردید فرمائی ہے:-

(۱) سورۂ انفال کے ساتویں رکوع سے اخیر سورہ تک خطاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہے، یا مسلمانوں سے ہوا ہے۔ اس کا تقاضا ہے کہ تریدون، لمسکم اور فیما اخذتم کا خطاب بھی مسلمانوں سے ہی ہو۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

(۲) بالفرض اگر تریدون وغیرہ کا مخاطب کفار یا یہودیوں کو قرار دے دیا جائے تو پھر فکلوا مما غنمتم کا خطاب کس سے ہوگا؟ ایک ہی سلسلۂ کلام میں کہیں مسلمانوں سے خطاب اور کہیں یہود و کفار سے خطاب کلام کو بے معنی کر دیتا ہے۔

(۳) مابعد کی آیت کے اس ٹکڑے (مما اخذ منکم) سے معلوم ہوتا ہے کہ فیما اخذتم کا خطاب بھی مسلمانوں ہی سے ہوگا۔

ہمارے نزدیک مولٰنا جن وجوہ کی بنا پر تریدون. لمسکم، فیما اخذ تم کا خطاب مسلمانوں کی طرف لینے پر مصر ہیں وہ وجوہ قطعاً اس مقام پر موجود نہیں ہیں۔ سب سے بڑی زحمت ہماری تاویل کے لینے میں مولٰنا محترم کے سامنے یہ ہے کہ آیا اس طرح تبدیلی خطاب اور دخل مقدر ہوتا بھی ہے؟ یوں ہی جہاں چاہا خطاب میں تبدیلی اور دخل مقدر ٹھیرا لیا۔ ہماری دانست میں ہماری تاویل کے لحاظ سے جو تبدیلی خطاب اور دخل مقدر ماننا پڑتا ہے نہ تو یہ دخل مقدر ہی کی کوئی انوکھی مثال ہے اور نہ تبدیلی خطاب ہی کی۔ بلکہ اس طرح کے تبدیل خطاب اور دخل مقدر کی بیسیوں مثالیں قرآن پاک میں موجود ہیں۔ چند آیات اپنے دعوے کے اثبات کے لیے نقل کرتا ہوں۔

"امثلہ تبدیل خطاب"

سورۂ بنی اسرائیل میں ہے:-

اُنظُرْ كَيْفَ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ وَ
لَلْاٰخِرَةُ اَكْبَرُ دَرَجَاتٍ وَّ اَكْبَرُ تَفْضِيْلًا لَا
تَجْعَلْ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَتَقْعُدَ مَذْمُوْمًا
مَّخْذُوْلًا وَ قَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْا اِلَّا
اِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا اِمَّا يَبْلُغَنَّ

دیکھ ہم نے کیونکر دنیا میں ایک کو دوسرے پر فضیلت
دی ہے حالانکہ آخرت ہی حقیقی شرافت و بزرگی کا
معیار ہے خدا کے ساتھ کسی اور کو اس کا سہیم نہ ٹھیرا
ورنہ تم برے ٹھیروگے اور تیرے رب کا حکم ہے
کہ اس کے سوا کسی کو نہ پوجنا اور ماں باپ کے ساتھ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَا اَوْ كِلٰهُمَا فَلَا
تَقُلْ لَّهُمَا اُفٍّ وَّ لَا تَنْهَرْهُمَا وَ قُلْ لَّهُمَا
قَوْلًا كَرِيْمًا.... وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ
الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَ قُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا
كَمَا رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًا رَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِمَا فِيْ
نُفُوْسِكُمْ اِنْ تَكُوْنُوْا صٰلِحِيْنَ فَاِنَّهٗ
لِلْاَوَّابِيْنَ غَفُوْرًا. وَ اٰتِ ذَا الْقُرْبٰى
حَقَّهٗ وَ الْمِسْكِيْنَ وَ ابْنَ السَّبِيْلِ وَلَا تُبَذِّرْ
تَبْذِيْرًا. اِنَّ الْمُبَذِّرِيْنَ كَانُوْٓا اِخْوَانَ
الشَّيٰطِيْنِ وَ كَانَ الشَّيْطٰنُ لِرَبِّهٖ كَفُوْرًا
وَ اِمَّا تُعْرِضَنَّ عَنْهُمُ ابْتِغَآءَ رَحْمَةٍ مِّنْ
رَّبِّكَ تَرْجُوْهَا فَقُلْ لَّهُمْ قَوْلًا مَّيْسُوْرًا
وَلَا تَجْعَلْ يَدَكَ مَغْلُوْلَةً اِلٰى عُنُقِكَ وَلَا
تَبْسُطْهَا كُلَّ الْبَسْطِ فَتَقْعُدَ مَلُوْمًا مَّحْسُوْرًا
اِنَّ رَبَّكَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ
اِنَّهٗ كَانَ بِعِبَادِهٖ خَبِيْرًا بَصِيْرًا وَ لَا تَقْتُلُوْٓا
اَوْلَادَكُمْ خَشْيَةَ اِمْلَاقٍ نَحْنُ نَرْزُقُهُمْ
وَ اِيَّاكُمْ اِنَّ قَتْلَهُمْ كَانَ خِطْاً كَبِيْرًا
وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنٰٓى اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً وَّ

نیکی کرنا اگر ان میں ایک یا دونوں تیرے سامنے
بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو ان کی بات میں اف تک نہ کرنا
اور ان کے سامنے نرم دلی سے اطاعت کا
بازو جھکا دینا اور ان کے حق میں یہ دعا مانگنا کہ
پروردگار میرے والدین پر اسی طرح رحم فرما جس طرح
انھوں نے جب میں چھوٹا تھا رحم کیا تھا تمہارا رب
تمہارے دلوں کے راز سے خوب واقف ہے اگر
تم نیک ہو تو وہ توبہ کرنے والوں پر بخشش کرتا ہے؛
اور قرابت دار کو اس کا حق ادا کر اور غریب اور
مسافر کا حق دے اور فضول خرچی نہ کیا کر، فضول
خرچ شیاطین کے بھائی ہیں اور شیطان اپنے آقا کا
بڑا ہی ناشکر گذار ہے اگر اپنے پروردگار کے فضل
کے انتظار میں جس کی تجھکو امید ہو ان مستحقین میں سے
کسی سے تجھکو منہ موڑنا پڑے تو ان کو نرمی سے سمجھا
دے، اور اپنا ہاتھ نہ اتنا سکیڑ لے کہ گویا گردن میں
بندھا ہے اور نہ اتنا پھیلا ہی دے کہ ہر طرف سے تجھکو
لوگ ملامت کریں اور تو تہی دست ہو جائے تیرا رب
جس کی روزی چاہتا ہے بڑھا دیتا ہے جس کی چاہتا
ہے کم کر دیتا ہے وہ اپنے بندوں کے حال سے خوب

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

سَاءَ سَبِيلًا وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ
اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَمَنْ قُتِلَ مَظْلُومًا
فَقَدْ جَعَلْنَا لِوَلِيِّهِ سُلْطَانًا فَلَا يُسْرِفْ
فِي الْقَتْلِ إِنَّهُ كَانَ مَنْصُورًا وَلَا تَقْرَبُوا
مَالَ الْيَتِيمِ إِلَّا بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ حَتَّى يَبْلُغَ
أَشُدَّهُ وَأَوْفُوا بِالْعَهْدِ إِنَّ الْعَهْدَ
كَانَ مَسْئُولًا وَأَوْفُوا الْكَيْلَ إِذَا كِلْتُمْ
وَزِنُوا بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِيمِ ذَٰلِكَ
خَيْرٌ وَأَحْسَنُ تَأْوِيلًا وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ
لَكَ بِهِ عِلْمٌ إِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَ
الْفُؤَادَ كُلُّ أُولَٰئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُولًا
وَلَا تَمْشِ فِي الْأَرْضِ مَرَحًا إِنَّكَ لَنْ
تَخْرِقَ الْأَرْضَ وَلَنْ تَبْلُغَ الْجِبَالَ
طُولًا كُلُّ ذَٰلِكَ كَانَ سَيِّئُهُ عِنْدَ رَبِّكَ
مَكْرُوهًا ذَٰلِكَ مِمَّا أَوْحَىٰ إِلَيْكَ
رَبُّكَ مِنَ الْحِكْمَةِ الآیۃ (رکوع ۲-۳-۴)

واقف ہے اور تم افلاس کے ڈر سے اپنے بچوں کو قتل نہ کرو ہم ہی ان کو اور تم کو دونوں کو روزی دیتے ہیں ان کا قتل کرنا بڑا ہی جرم ہے اور زنا کے پاس بھی نہ جانا کہ وہ بےحیائی ہے اور بُری راہ ہے اور جس جان کا مارنا اللہ نے حرام کیا ہے اس کو ناحق قتل نہ کرو اور جو شخص ظلم سے مارا جائے تو اس کے ولی وارث کو قصاص کا حق ہم نے دیا ہے تو چاہیئے کہ وہ اس خون میں زیادتی نہ کرے کیونکہ اس میں اس کو جیت ہے اور یتیم جب تک اپنی عقل و شعور اور جوانی کو پہنچ لے اس کے مال و جائداد کے قریب بھی نہ جانا لیکن اس طریقے سے جا سکتے ہو جو ان کے حق میں بہتر ہو عہد کو پورا کیا کرو اس کی بازپرس ہو گی اور جب ناپ کر دو تو پورا ناپ کر دو اور جب تول کر دو تو سیدھی ترازو سے تول کر دو یہ طریقہ اچھا ہے اور اس کا انجام بھی بہتر ہے اور جس بات کا تجھ کو علم نہ ہو اس کے پیچھے نہ ہو لے، کیونکہ کان آنکھ، دل سب سے مواخذہ ہوگا اور زمین میں اکڑ کر نہ چل کہ تو اس چال سے نہ زمین کو شق کر ڈالے گا اور نہ پہاڑوں کے برابر اونچا ہو جائے گا۔ ان تمام باتوں کی برائی تیرے پروردگار کے نزدیک ناپسندیدہ ہے۔ یہ تمام احکام دانشمندی کی ان باتوں میں سے ہیں جو خدا نے تیری طرف وحی کی ہے"۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اوپر آیات کا جو سلسلہ ہم نے نقل کیا ہے اس پر غور کیجیے تو معلوم ہو گا کہ اس میں خطاب کی گونا گون تبدیلیاں ہوئی ہیں۔ کہیں پیغمبر سے خطاب ہے تو کہیں عام لوگوں سے۔ ان آیات میں ذرا امعان نظر سے کام لیں گے تو خطاب سے متعلق ایک زبردست اصول ہاتھ آئے گا۔ وہ یہ کہ بعض اوقات قرآن مجید ایک بات عام لوگوں سے بواسطۂ نبی بحیثیت اس کے کہتا ہے کہ وہ سب کا امام و قائد ہے۔ اس صورت میں ایک ہی سلسلۂ کلام میں تبدیلی خطاب کا ہونا لازم ہے۔

پھر سورۂ احزاب کی ابتدائی آیات بغور پڑھیے۔

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ اتَّقِ اللَّهَ وَلَا تُطِعِ الْكَافِرِينَ وَالْمُنَافِقِينَ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلِيمًا حَكِيمًا وَاتَّبِعْ ... مَا يُوحَىٰ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ إِنَّ اللَّهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرًا۔

اے نبی! تقویٰ اختیار کرو اور کافروں اور منافقوں کی باتوں پر کان نہ دھرو اللہ (سب کے احوال سے) واقف ہے اور حکمت والا ہے اور جو کچھ تمہارے پروردگار کی جانب سے وحی کی جاتی ہے اس کی پیروی کرو بیشک خدا تمہارے اعمال سے اچھی طرح واقف ہے۔

ایک دوسری جگہ یوں ہے۔

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَطَلِّقُوهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ وَأَحْصُوا الْعِدَّةَ وَاتَّقُوا اللَّهَ رَبَّكُمْ لَا تُخْرِجُوهُنَّ مِنْ بُيُوتِهِنَّ وَلَا يَخْرُجْنَ۔ (الطلاق: ۱)

اے نبی جب تم عورتوں کو طلاق دو تو انھیں عدت کے شروع میں طلاق دو اور عدت کا شمار کرو اور اللہ سے جو تمہارا پروردگار ہے ڈرتے رہو تم انھیں ان کے گھروں سے نہ نکالو اور نہ وہ خود ہی نکل جائیں

سورۂ ہود میں ہے۔

فَاسْتَقِمْ كَمَا أُمِرْتَ وَمَنْ مَعَكَ وَلَا تَطْغَوْا إِنَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ وَلَا

پس تم اور جو لوگ توبہ کر کے تمہارے ساتھ ہو گئے ہیں (دین پر) قائم رہو اور حد اعتدال سے نہ بڑھو۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

تَرْكَنُوْٓا اِلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْلِيَآءَ ثُمَّ لَا تُنْصَرُوْنَ - (رکوع ۱۰)

خدا کی آنکھیں تمہارے اعمال کا اچھی طرح مشاہدہ کر رہی ہیں اور ان لوگوں کی طرف جنہوں نے ظلم کیا ہے نہ جھکنا کہ آگ تم کو آ لگے حال یہ ہے کہ خدا کے سوا تمہارا کوئی مددگار نہیں پھر تم بے یار و مددگار کے ہو گے۔

دیکھیے ان سب آیات میں خطاب کی ابتدا نبیؐ سے کی گئی ہے لیکن مراد پوری امت ہے اسی لیے تعدد میں خطاب جمع کے صیغہ سے لایا گیا ہے۔ اس قسم کی بے شمار آیات قرآن پاک میں ہیں لیکن خوف طوالت کی بنا پر چند ہی پر ہم نے اکتفا کیا ہے۔

سورۂ نحل میں ہے۔

وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِيْٓ اِلَيْهِمْ فَاسْئَلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ بِالْبَيِّنٰتِ وَالزُّبُرِ وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَيْهِمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ (رکوع ۶)

اے نبیؐ ہم نے تم سے پہلے تمہاری ہی طرح کے آدمی پیغمبر بنا کر بھیجے تھے دلائل اور صحائف کے ساتھ ان کی طرف وحی بھیجتے تھے تو اگر تمہیں نہیں معلوم تو اہل کتاب سے پوچھ لو اور اسی طرح تم پر بھی یہ قرآن ہم نے نازل کیا ہے تاکہ جو پیام لوگوں کی طرف بھیجا گیا ہے اس کی تشریح کر دو۔ اور تاکہ وہ بھی سوچیں۔

یہ آیات ایک ہی سلسلۂ کلام کی ہیں لیکن ملاحظہ ہو ان میں خطاب کی کیسی تبدیلی ہوئی ہے۔ پہلے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب (من قبلک) التفات ہے۔ پھر عام لوگوں کی طرف خطاب (فَاسْئَلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ) ہے اس کے بعد پھر آپ ہی کی جانب (وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ) التفات ہے۔

خطاب سے متعلق اب تک جو کچھ کہا گیا، اس سے محض یہ دکھلانا مقصود ہے کہ ایک ہی سلسلہ کلام میں

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

تبدیل خطاب ہوتی ہے۔ لیکن یاد رہے کہ یہ تبدیلی کلام کے حسن پر کچھ بھی اثر انداز نہیں ہوا کرتی بلکہ اس سے کلام کا حسن اور دوبالا ہوجاتا ہے۔ اس مقام پر تبدیلی خطاب کے فوائد بیان کرنے کی گنجائش نہیں اس لیے ہم اسے نظر انداز کر کے اپنے اس دعوے کے اثبات میں دلائل لائیں گے کہ قرآن پاک میں بے شمار آیات دخل مقدر کے جواب میں واقع ہیں۔ اور نہ معلوم کتنی آیات میں ایسے شبہات و اوہام رفع کیے گئے ہیں جو قرآن میں مذکور تک نہیں ہیں پہلے ہم وہ آیات نقل کرتے ہیں جن میں لوگوں کے ایسے اوہام باطلہ کا رد کیا گیا ہے جن کا قرآن میں تذکرہ تک نہیں ہے۔

سورۂ اعراف میں ہے۔

(۱) وَاتَّخَذَ قَوْمُ مُوْسٰی مِنْۢ بَعْدِہٖ مِنْ حُلِیِّھِمْ جَسَدًا لَّہٗ خُوَارٌ اَلَمْ یَرَوْا اَنَّہٗ لَا یُکَلِّمُھُمْ وَلَا یَھْدِیْھِمْ سَبِیْلًا اِتَّخَذُوْہُ وَکَانُوْا ظٰلِمِیْنَ وَلَمَّا سُقِطَ فِیْٓ اَیْدِیْھِمْ وَرَاَوْا اَنَّھُمْ قَدْ ضَلُّوْا قَالُوْا لَئِنْ لَّمْ یَرْحَمْنَا رَبُّنَا وَیَغْفِرْ لَنَا لَنَکُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ وَلَمَّا رَجَعَ مُوْسٰٓی اِلٰی قَوْمِہٖ غَضْبَانَ اَسِفًا قَالَ بِئْسَمَا خَلَفْتُمُوْنِیْ مِنْۢ بَعْدِیْ اَعَجِلْتُمْ اَمْرَ رَبِّکُمْ وَاَلْقَی الْاَلْوَاحَ وَاَخَذَ بِرَاْسِ اَخِیْہِ یَجُرُّہٗٓ اِلَیْہِ قَالَ ابْنَ اُمَّ اِنَّ الْقَوْمَ اسْتَضْعَفُوْنِیْ وَکَادُوْا یَقْتُلُوْنَنِیْ فَلَا تُشْمِتْ بِیَ الْاَعْدَآءَ

اور موسیٰ کے پیچھے ان کی قوم کے لوگوں نے اپنے زیور کا ایک بچھڑا بنا کھڑا کیا کہ وہ ایک جسم تھا جس میں بیل کی سی آواز تھی اتنا بھی نہ سوجھا کہ وہ ان سے کچھ کہہ بھی تو نہیں سکتا، اور نہ ان کو راستہ ہی دکھا سکتا ہے اس کی پرستش میں لگ گئے حالانکہ وہ اپنے اوپر ظلم ڈھا رہے تھے اور جب ان کا کیا ان کے سامنے آیا اور اپنے کو انہوں نے بھٹکا ہوا پایا تو کہنے لگے اگر ہمارا پروردگار ہم پر رحم نہ کرے گا اور ہمارے قصور نہ معاف کرے گا تو ہم یقیناً خاسرین میں سے ثابت ہوں گے اور جب موسیٰ غصہ اور رنج میں بھرا ہوا اپنی قوم کے پاس لوٹ کر آیا تو بولے میرے پیچھے میری غیبت میں تم نے بہت بری حرکت کی،

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

وَلَا تَجْعَلْنِي مَعَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ۔ (رکوع ۱۸) کیا تم اپنے پروردگار کے حکم کے منتظر نہ رہ کر جلدی کر بیٹھے؟ اور الواح مقدس کو ڈال دیا اور اپنے بھائی کے سر کو پکڑ کر ان کو اپنی طرف کھینچنے لگا اس پر ہارون نے کہا ماں جائے بھائی لوگوں نے مجھکو بے حقیقت سمجھا اور قریب تھا کہ مجھکو ہلاک کر ڈالیں تو دشمنوں کو مجھ پر ہنسنے کا موقع نہ دے، اور مجھکو ظالم لوگوں کے ساتھ مت سان۔"

مذکورہ بالا آیات میں بیان واقعہ کے ساتھ ساتھ خط کشیدہ الفاظ سے یہودیوں کے اس زعم باطل کی تردید مقصود ہے جو انہوں نے حضرت ہارون کی جانب منسوب کر دیا چنانچہ تورات میں ہے

اور جب لوگوں نے دیکھا کہ موسیٰ پہاڑ پر سے اترنے میں دیری کرتا ہے تو وہ ہارون کے پاس جمع ہوئے اور اس سے کہا کہ اٹھ ہمارے لیے معبود بنا کہ ہمارے آگے چلیں کیونکہ یہ مرد موسیٰ جو ہمیں مصر کے ملک سے نکال لایا ہم نہیں جانتے کہ اسے کیا ہوا۔ ہارون نے انھیں کہا کہ زیور سونے کے جو تمہاری جوروؤں اور تمہاری بیٹیوں کے کانوں میں ہیں توڑ توڑ کے ہارون کے پاس لائیں اور اس نے ان کے ہاتھوں سے لیا اور ایک بچھڑا ڈھال کر اس کی صورت حکاکی کے ہتیار سے درست کی اور انہوں نے کہا اے اسرائیل یہ تمہارا معبود ہے جو تمہیں مصر کے ملک سے نکال لایا اور جب ہارون نے یہ دیکھا تو اس کے آگے ایک قربان گاہ بنائی اور ہارون نے یہ کہہ کے منادی کی کہ کل خداوند کے لیے عید ہے۔ (خروج باب ۳۲)۔

دیکھیے تورات کی مذکورہ بالا آیات کے خط کشیدہ الفاظ میں یہودیوں کی جس حماقت کا قرآن پاک نے جواب دیا ہے اس کا تذکرہ تک قرآن میں نہیں ہے، لیکن حضرت ہارون کی طرف نسبت شرک کا بڑی خوبی کے ساتھ رد کر دیا ہے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

سورۂ تحریم میں ہے۔

وَمَرْيَمَ ابْنَتَ عِمْرَانَ الَّتِي أَحْصَنَتْ فَرْجَهَا الآیۃ (رکوع) — اور عمران کی بیٹی مریم جس نے اپنی عصمت محفوظ رکھی۔

اس آیت میں احصنت فرجہا کی قید لگا کر قرآن پاک نے حضرت مریم کی عصمت و عفت کی طرف اشارہ کر دیا اور اہل کتاب نے ان کی جانب جو کذب و افترا منسوب کیا تھا اس کے تمام پردوں کو چاک کر کے اصل حقیقت ظاہر کر دی۔ اس باب میں انہوں نے جو جعلسازیاں کی ہیں اُن کی تفصیل معلوم کرنے کے لیے انجیل کا پہلا باب پڑھنا چاہیے۔

سورۂ طٰہٰ میں ہے۔

وَاضْمُمْ يَدَكَ إِلَىٰ جَنَاحِكَ تَخْرُجْ بَيْضَاءَ مِنْ غَيْرِ سُوءٍ آيَةً أُخْرَىٰ (رکوع) — اور اپنے ہاتھ کو سکیڑ کر اپنے بدن میں رکھ لو تو بدُون اس کے کہ کسی طرح کا روگ ہو سفید نکلے گا۔ دوسرا معجزہ ہے

اس آیت میں خط کشیدہ الفاظ سے یہودیوں کے ایک وہم کی تردید مقصود ہے، توراۃ میں ”پھر خداوند نے اسے کہا کہ تو اپنا ہاتھ اپنی چھاتی پر چھپا کے رکھ چنانچہ اس نے اپنا ہاتھ اپنی چھاتی پر چھپا کے رکھا اور جب اس نے اسے نکالا تو دیکھا کہ اس کا ہاتھ برف کی مانند سفید مبروص تھا“ (خروج باب ۴)

سورۂ ق میں ہے۔

(۴) وَلَقَدْ خَلَقْنَا السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ وَمَا مَسَّنَا مِنْ لُغُوبٍ (رکوع ۳) — اور ہم نے آسمان اور زمین کو اور جو کچھ اس کے درمیان ہے چھ دن میں پیدا کیا اور ہمیں تکان چھو تک نہیں گئی۔

اس آیت میں بھی خط کشیدہ الفاظ سے خدا نے یہودیوں کے ایک زعم باطل کی تردید کی ہے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

وہ یہ کہ یہودیوں کا خیال تھا کہ خدا کو آسمان و زمین کی تخلیق سے تکان لاحق ہوگئی تھی چنانچہ ساتویں دن اس نے آرام کیا تفصیل معلوم کرنے کے لیے توراۃ کی کتاب پیدائش کے باب دوم کی طرف مراجعت کرنی چاہیے۔

اب تک ہم نے اپنے اس دعوے کے اثبات میں (کہ قرآن پاک میں بے شمار آیات دخل مقدر کے جواب میں واقع ہیں) ایسی آیات نقل کی ہیں جن میں قرآن پاک نے بحیثیت کتب سابقہ کے مہیمن ہونے کے ان کے شبہات و اوہام کا جواب دیا ہے اور جن کا تذکرہ تک قرآن میں نہیں ہے۔ اب ہم وہ آیات نقل کرتے ہیں جو ایسے دخل مقدر کے جواب میں واقع ہیں جو قرآن میں کہیں نہ کہیں مذکور بھی ہے۔

سورۂ لقمان میں ہے۔

إِنَّ اللّٰهَ عِندَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْأَرْحَامِ وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ بِأَيِّ أَرْضٍ تَمُوتُ إِنَّ اللّٰهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ (رکوع ۴)

بیشک خدا کو قیامت کا علم ہے اور وہی پانی برساتا ہے اور اسے یہ بھی خبر ہے کہ رحموں میں کیا ہے حالانکہ (انسانوں میں سے) کسی کو اس کی خبر نہیں کہ کل کیا کمائے گا اور کسی کو یہ بھی علم نہیں کہ کونسی زمین میں مرے گا یقیناً علیم و خبیر ہے

مذکورۂ بالا آیت پر غور کریں گے تو یہ تسلیم کرنا پڑے گا کہ یہ آیت کسی نہ کسی دخل مقدر کے جواب میں واقع ہے۔ ہماری دانست میں اس کا دخل مقدر نہ ہے اور یہ ایک ہی جگہ قرآن پاک میں نہیں مذکور ہے بلکہ متعدد جگہ ہے۔

وَيَقُولُونَ مَتَىٰ هَٰذَا الْوَعْدُ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ (الانبیاء: ۳)

وہ کہتے ہیں اس وعدہ (قیامت) کا ایفا کب ہے اگر تم اپنے دعوے میں سچے ہو۔

یہی آیت بار بار سورۂ یسین (رکوع ۳) سبا (رکوع ۳) نمل (۶) اور ملک (۲) میں دہرائی گئی ہے یہ دخل مقدر جن جن صورتوں میں آیا ہے ہر ایک میں کوئی نہ کوئی مناسب حال جواب بھی دیا گیا ہے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

لیکن اس کا جو جواب سورۂ لقمان میں مذکور ہے تقریباً وہی سورہ ملک میں بھی ہے۔

قُلْ اِنَّمَا الْعِلْمُ عِنْدَ اللّٰهِ وَاِنَّمَا اَنَا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ (رکوع ۲) — کہدے (اس کا) علم تو خدا ہی کو ہے اور میں تو صرف نذیر ہوں۔

الشوریٰ میں ہے۔

(۲) وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّكَلِّمَهُ اللّٰهُ اِلَّا وَحْيًا اَوْ مِنْ وَّرَآءِ حِجَابٍ اَوْ يُرْسِلَ رَسُوْلًا فَيُوْحِيَ بِاِذْنِهٖ مَا يَشَآءُ اِنَّهٗ عَلِيٌّ حَكِيْمٌ۔ (رکوع ۵) — اور کسی کو یہ مجاز نہیں کہ خدا اس سے مکالمہ کرے مگر یہ کہ یا تو وحی کے واسطے سے یا پردہ کی اوٹ سے یا یہ کہ (اس کے پاس) رسول (فرشتہ) بھیج کریں وہ خدا کے اذن سے جو وہ چاہتا ہے وحی کرتا ہے ضرور وہ بہت ہی بلند اور حکمت والا ہے۔

مذکورۂ بالا آیت اس دخل مقدر کے جواب میں واقع ہے۔

وَقَالَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ لَوْلَا يُكَلِّمُنَا اللّٰهُ اَوْ تَاْتِيْنَآ اٰيَةٌ۔ الآیۃ (البقرہ: ۱۴) — اور وہ لوگ جو نہیں جانتے کہتے ہیں کہ کیوں نہیں خدا ہم سے باتیں کرتا یا کیوں نہیں ہمارے پاس کوئی معجزہ آتا۔

سورۂ بقرہ میں ہے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ هَادُوْا وَالنَّصٰرٰى وَالصّٰبِئِيْنَ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ۔ رکوع ۸ — بے شک مسلمان یہودی نصاریٰ اور صابی میں سے جس نے یقین کیا خدا اور آخرت کا اور عمل صالح کیا ان کے لیے خدا کے یہاں اجر ہے اور نہ ان کو ڈر ہے اور نہ کسی طرح کا غم۔

مذکورۂ بالا آیت اہل کتاب کے زعم باطل کی تردید میں واقع ہے اور وہ یہ ہے:۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

وَقَالُوْا لَنْ يَّدْخُلَ الْجَنَّةَ اِلَّا مَنْ كَانَ هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰى تِلْكَ اَمَانِيُّهُمْ قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۔ (بقرہ ۱۳)

وہ کہتے ہیں نہیں داخل ہوگا جنت میں مگر وہ جو کہ یہودی ہو یا نصرانی۔ یہ ان کے اوہام ہیں کہدے ذرا اپنے اس دعوے پر دلیل تو لادیں۔

وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ وَالنَّصٰرٰى نَحْنُ اَبْنٰٓؤُا اللّٰهِ وَاَحِبَّآؤُهٗ (الآیۃ) (المائدہ ۳)

اور یہود و نصاریٰ کہتے ہیں ہم خدا کے بیٹے اور اس کے محبوب نظر ہیں۔

سورۂ انعام میں ہے۔

(۴) وَلَوْ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ كِتٰبًا فِيْ قِرْطَاسٍ فَلَمَسُوْهُ بِاَيْدِيْهِمْ لَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۔ (الانعام ۱)

اور اگر ہم تم پر کوئی کاغذ پر لکھا ہوا صحیفہ اتارتے اور یہ لوگ اپنے ہاتھوں سے اسے چھو بھی لیتے تو یہ لوگ (کفار و معاندین) کہتے کہ یہ تو سحر ہے۔

مذکورہ بالا آیت کا یہ دخل مقدر ہے۔

وَقَالُوْا لَوْلَا نُزِّلَ عَلَيْهِ اٰيَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ قُلْ اِنَّ اللّٰهَ قَادِرٌ عَلٰٓى اَنْ يُّنَزِّلَ اٰيَةً وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۔ (الانعام ۴)

اور وہ کہتے ہیں کیوں نہیں اس پر کوئی نشان اتارا جاتا کہدے خدا نشان اتارنے پر قادر ہے لیکن اکثر لوگ سمجھتے نہیں۔

سورۂ طور میں ہے۔

(۵) وَاِنْ يَّرَوْا كِسْفًا مِّنَ السَّمَآءِ سَاقِطًا يَّقُوْلُوْا سَحَابٌ مَّرْكُوْمٌ ۔ (رکوع ۲)

اور اگر وہ آسمان سے کوئی بادل کا ٹکڑا گرتے ہوئے دیکھیں تو کہیں گے۔ یہ تو منجمد بادل ہے۔

مذکورہ بالا آیت اس دخل مقدر کے جواب میں واقع ہے۔

اَوْ تُسْقِطَ السَّمَآءَ كَمَا زَعَمْتَ عَلَيْنَا كِسَفًا (۹۲ بنی اسرائیل)

یا یہ کہ آسمان سے کوئی بادل کا ٹکڑا گرادو اگر تم اپنے دعوے (رسالت) میں سچے ہو۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ہم نے دخل مقدر کے متعلق جتنی آیات نقل کی ہیں انھیں دو قسموں میں بانٹا جا سکتا ہے ایک وہ جن کا دخل مقدر قرآن پاک میں سرے سے مذکور ہی نہیں بلکہ قرائن اور کتب سابقہ کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے۔ اور دوسرے وہ جن کا دخل مقدر قرآن میں مذکور ہے لیکن ایک شخص کہہ سکتا ہے کہ ہم نے مانا کہ مذکورہ بالا آیات میں سے بعض تو ایسے اعتراض کے جواب میں واقع ہیں جو قرآن پاک میں مذکور تک نہیں اور بعض کے دخل مقدر مذکور ہیں لیکن اس سے یہ کہاں ثابت ہوگیا کہ آیات "مَا كَانَ لِنَبِيٍّ أَنْ يَكُونَ لَهُ أَسْرَىٰ حَتَّىٰ يُثْخِنَ فِي الْأَرْضِ تُرِيدُونَ عَرَضَ الدُّنْيَا وَاللَّهُ يُرِيدُ الْآخِرَةَ ۔ لَوْلَا كِتَابٌ مِنَ اللَّهِ سَبَقَ لَمَسَّكُمْ فِيمَا أَخَذْتُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ" بھی دخل مقدر کے جواب میں واقع ہیں جب کہ بظاہر یہاں کوئی قرینہ نہیں ہے۔ لیکن ہمیں یقین ہے کہ آیات مستفسر عنہا میں جو دخل مقدر ہم نے ٹھیرایا ہے اس کی تائید قرائن اور نظام سورہ سے بھی ہوتی ہے اس کے لیے زیر بحث آیات کی سورہ پر ان پہلوؤں سے غور کرنا چاہیے۔ (باقی)۔

التعلیق الصبیح علیٰ مشکوٰۃ المصابیح۔

تالیف جناب مولانا محمد ادریس صاحب کاندہلوی۔ مشکوٰۃ شریف علم حدیث کی مشہور مستند کتابوں میں سے ہے جس میں صحاح ستہ اور دوسری معتبر کتب حدیث کا عطر نکال کر رکھ دیا گیا ہے۔ فاضل مؤلف نے عربی زبان میں اس کی شرح لکھی ہے جس کے متعلق مولٰنا انور شاہ صاحب مرحوم و مغفور علامۂ اجل کی شہادت ہے کہ اتنک اس کتاب کی اس سے بہتر شرح نہیں لکھی گئی۔ اس میں پچھلی تمام شرحوں کی خوبیاں جمع کر دی گئی ہیں اور ان پر حسب ذیل خصوصیات کا اضافہ کیا گیا ہے: ۱۔ اسرار شریعت و حقائق و معارف اسلامیہ کے بیان کی طرف خاص توجہ کی ہے۔ ۲۔ ہر باب کی ابتدا میں اس کے مضمون کے لحاظ سے تمام آیات قرآنیہ جمع کر دی گئی ہیں تاکہ حدیث اور قرآن کے درمیان مطابقت واضح ہو جائے۔ ۳۔ صحابہ و تابعین کے مذہب مفصل بیان کیے گئے ہیں اور اختلافی مسائل میں ائمہ اربعہ کے مذاہب پر مفصل بحث کی گئی ہے۔ یہ کتاب فاضل مؤلف نے خود دمشق جا کر چھپوائی ہے۔ کاغذ اور طباعت بہترین ہے چار جلدیں طبع ہو چکی ہیں۔ دو جلدیں عنقریب طبع ہو کر آنے والی ہیں قیمت ہر کلدار عسہ علاوہ محصول ڈاک دفتر ترجمان القرآن سے طلب فرمایئے

© rasailojaraid.com